ASIAN HUMAN RIGHTS COMMISSION LTD.

19 Floor, Go-Up Commercial Building, 998 Canton Road
Kowloon, Hong Kong . Tel: +(852) 2698-6339 . Fax: +(852) 2698-6367
E-mail: ahrchk@ahrchk.org . Web: www.ahrchk.net

ارجنٹ ایکشن ارجنٹ ایکشن ارجنٹ ایکشن ارجنٹ ایکشن ارجنٹ ایکشن ارجنٹ ایکشن

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن ارجنٹ اپیل پروگرام

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=UA-106-2007 >

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=UA-106-2007 >

29 مارچ 2007ء

UA-106-2007 پاکستان: ایک جعلی پولیس مقابلے میں 2 نوعمر لڑکوں کو مبینہ طور پر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا

پاکستان: ماورائے عدالت ہلاکتیں؛ کوئی تحقیقات نہیں ہوتی؛ ملزمان کو کھلی چھوٹ

عزیز دوستو،

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن (اے ایچ آر سی) کو اس بات پر گہری تشویش ہے کہ ڈھرکی پولیس اسٹیشن، ضلع ڈھرکی، صوبہ سندھ پاکستان کے ایک ہیڈ کانسٹبل نے 27 مارچ 2007ء کو 2 نوعمر لڑکوں کو ماورائے عدالت ہلاک کر دیا۔ ان لڑکوں کو جن کی عمریں علی الترتیب 13 اور 15 سال تھیں پولیس اہلکار نے کھلے عام دن دہاڑے گولی ماردی، ان دونوں میں سے 15 سالہ لڑکا موقع پر ہی ہلاک ہوگیا جبکہ دوسرے زخمی لڑکے کو جس کی عمر 13 سال تھی اسپتال پہنچنے سے قبل پولیس وین میں انتہائی قریب سے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ ڈھرکی پولیس اب بے رحمانہ قتل کی اس واردات پر پردہ ڈالنے کیلئے دعویٰ کر رہی ہے کہ دونوں لڑکے پولیس مقابلے میں مارے گئے۔ پولیس نے آج تک متعلقہ پولیس اہلکار کے خلاف ایف آئی آر تک درج نہیں کی جس کے سبب مقدمے کی تحقیقات بھی شروع نہیں ہوئی۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ متعلقہ پولیس اہلکار سب انسپکٹر کے عہدے پر ترقی حاصل کرنے کیلئے بے گناہ لوگوں کو جعلی پولیس مقابلوں میں ہلاک کر رہا ہے۔ یہ واقعہ پاکستان میں پولیس نظام کی لاقانونیت کی ایک اور واضح مثال ہے۔ ہم آپ سے اپیل کرتے ہیں کہ اس معاملے میں فوری اور پرزور طریقے سے مداخلت کریں تاکہ مبینہ ملزم کو جتنا جلد ممکن ہو انصاف کے کٹہرے میں لایا جاسکے۔

واقعے کی تفصیل

دولٹ کے 15 سالہ اخلاق حسین شیخ اور 13 سالہ اعجاز احمد جو ایک موٹر سائیکل پر سوار تھے اپنے ایک قریبی دوست کی شادی کے دعوت نامے تقسیم کرنے کے سلسلے میں 27 مارچ کی دوپہر تقریباً 2 بجکر 45 منٹ پر اباڑو ٹاؤن کونسل، ضلع ڈھرکی، صوبہ سندھ پاکستان کے

مصروف تجارتی علاقے میں واقع سینما روڈ سے گزر رہے تھے۔ جب وہ لڑکے ایک ہوٹل کے سامنے پہنچے تو فرید سمیجو نامی شخص نے جو ڈھرکی پولیس اسٹیشن میں ہیڈ کانسٹبل کی حیثیت سے تعینات ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ ہوٹل کے مالک بھی ہے ہوٹل کے ملازمین کو حکم دیا کہ ان لڑکوں کو پکڑ لیا جائے۔ ہوٹل کے ملازمین نے لڑکوں کی موٹر سائیکل کو روک لیا فرید سمیجو نے جو اس وقت سادہ لباس میں تھا دونوں لڑکوں کو ہاتھ اوپر اٹھانے کا حکم دیا جس کے بعد اس نے اے کے 47 رائفل سے پہلے اخلاق حسین شیخ کے پیروں پر فائرنگ کی اور اس کے بعد اعجاز احمد کو بھی گولی ماردی۔ دونوں لڑکے شدید زخمی ہونے کے باعث سڑک پر گر گئے۔

گولیاں چلنے کی آواز سن کو بہت سے لوگ موقع پر جمع ہو گئے اور انہوں نے ہیڈ کانسٹبل سے دریافت کیا کہ اس نے لڑکوں کو گولی کیوں ماری۔ ہیڈ کانسٹبل نے مبینہ طور پر ہجوم میں شامل لوگوں سے کہا کہ لڑکوں نے موٹر سائیکل چھینی تھی اور وہ ڈاکو ہیں اسی اثنا میں موٹر سائیکل کا مالک بھی موقع پر پہنچ گیا اور اس نے بتایا کہ موٹر سائیکل اس کی ہے اور اسی نے شادی کے دعوت نامے تقسیم کرنے کیلئے لڑکوں کو موٹر سائیکل دی تھی۔ ہیڈ کانسٹبل کو جب ہجوم کے غیض وغضب کا سامنا کرنا پڑا تو اس نے اخلاق حسین شیخ کو انتہائی قریب سے گولی ماردی جس کے نتیجے میں وہ فوری طور پر جاں بحق ہو گیا اس کے بعد ہیڈ کانسٹبل نے اپنے ہوٹل کے ملازمین کی مدد سے زخمی اعجاز احمد کو پولیس وین میں ڈالا اور ڈھرکی ٹاؤن اسپتال لے گیا تاہم ڈاکٹروں نے زخمی اعجاز احمد کو صوبہ پنجاب میں رحیم یار خان کے سول اسپتال لے جانے کا مشورہ دیا جو ڈھرکی شہر سے 80 کلومیٹر دور ہے۔

ہیڈ کانسٹبل زخمی اعجاز احمد کو گاڑی میں ڈال کر لے گیا لیکن 12 کلومیٹر دور جانے کے بعد وہ اباڑو بائی پاس کے راستے ایک مرتبہ پھر ڈھرکی ٹاؤن اسپتال کی طرف چلنے لگا بتایا جاتا ہے کہ ہیڈ کانسٹبل نے ڈھرکی ٹاؤن اسپتال پہنچنے سے قبل ہی اعجاز احمد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد ہیڈ کانسٹبل ڈھرکی پولیس اسٹیشن پہنچا اور اس نے مقابلے میں ان لڑکوں کی ہلاکت کا مقدمہ درج کرانے کی کوشش کی چونکہ وہ اپنا دعویٰ ثابت کرنے کیلئے کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہیں کر سکتا تھا اس لئے اس نے مبینہ طور پر تھانے کے عقبی حصے میں جا کر اپنے پیر کے قریب گولی چلائی جس کے باعث اس کے پیر پر گولی سے کچھ خراشیں آئیں۔ ہیڈ کانسٹبل ایک مرتبہ پھر اسی ٹاؤن اسپتال پہنچا اور اس نے وہاں سے ایک پیپر حاصل کر لیا جس میں کہا گیا تھا کہ وہ 2 ڈاکوؤں کی جانب سے چلائی گئی گولی لگنے سے زخمی ہوا ہے۔

اسی روز شام کو ڈھرکی پولیس اسٹیشن کے ایس ایچ او محمد اسلم لغاری نے متعلقہ ہیڈ کانسٹبل فرید سمیجو کے ہمراہ مقامی صحافیوں کو بتایا کہ 2 ڈاکو ایک پولیس مقابلے میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کہا کہ پولیس نے ڈاکوؤں کو روکا تھا لیکن جب انہوں نے فرار ہونے کی کوشش کی تو پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ پولیس نے وہی اے کے 47 رائفل جو ہیڈ کانسٹبل نے فائرنگ کیلئے استعمال کی تھی صحافیوں کو دکھائی لیکن دعویٰ یہ کیا کہ رائفل ہلاک ہونے والے لڑکوں کے قبضے سے برآمد ہوئی۔

جب یہ اطلاع پورے علاقے اور آس پاس کے دیہات میں پھیلی تو مقامی لوگ دونوں لڑکوں کی لاشیں لینے کیلئے پولیس اسٹیشن کے باہر جمع ہو گئے تاہم پولیس نے یہ کہہ کر لاشیں حوالے کرنے سے انکار کر دیا کہ اس کیلئے جوڈیشل مجسٹریٹ کی اجازت ضروری ہے مشتعل لوگوں نے اس صورتحال پر احتجاج کیا اور نیشنل ہائی وے پوری رات ٹریفک کیلئے بند رہی۔

پولیس نے 28 مارچ کو بھی دونوں لڑکوں کی لاشیں دینے سے انکار جس کے جواب میں مقامی لوگوں نے ایک بار پھر پنجاب اور سندھ کے درمیان نیشنل ہائی وے کو بند کردیا۔ علاقے کے کئی با اثر افراد خصوصاً ڈاہر قبیلے کے سربراہ جام منیر احمد ڈاہر کی مداخلت کے باعث لڑکوں کے لاشیں واقعے کے 24 گھنٹے بعد لواحقین کے حوالے کی گئیں تاہم ڈھرکی پولیس اسٹیشن کا ایس ایچ او اب تک متعلقہ ہیڈ کانسٹبل کے خلاف ابتدائی اطلاع کی رپورٹ (ایف آئی آر) درج کرنے سے انکار کر رہا ہے حالانکہ پاکستانی قانون کے تحت کسی بھی ملزم کے خلاف فوجداری مقدمہ چلانے کیلئے ایسا کرنا لازمی ہے۔

بتایا جاتا ہے کہ ملزم ہیڈ کانسٹبل فرید سمیجو جعلی پولیس مقابلوں میں لوگوں کو ہلاک کرنے کیلئے بدنام ہے مثال کے طور پر اس نے جنوری 2007ء کے آخری ایام میں گبول نامی ایک نوجوان کو مبینہ طور پر پولیس مقابلے کی آڑ میں ہلاک کرکے اسے ڈاکو قرار دیا تھا جبکہ 19 سالہ گبول ایک غریب مزدور تھا۔ مقامی لوگ الزام عائد کرتے ہیں کہ یہ ہیڈ کانسٹبل سب انسپکٹر کے عہدے پر اپنی ترقی چاہتا ہے اور وہ اپنا یہ مقصد حاصل کرنے کیلئے جعلی پولیس مقابلوں میں بے گناہوں کو ہلاک کر رہا ہے۔

تجویز کردہ کارروائی

برائے مہربانی متعلقہ حکام کو جن کی فہرست ذیل میں دی جارہی ہے فوری طور پر خطوط لکھئے اور ان سے مطالبہ کیجئے کہ وہ اس معاملے میں ہنگامی بنیاد پر مداخلت کریں۔ برائے مہربانی ان پر زور دیجئے کہ متعلقہ پولیس اہلکار کو فوراً گرفتار کیا جائے اور اس کیخلاف دہرے قتل کا مقدمہ درج کیا جائے۔ برائے مہربانی درخواست کیجئے کہ ان ہلاکتوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرنے والے ایس ایچ او ڈھرکی پولیس اسٹیشن کے خلاف بھی کارروائی کی جائے۔ واقعے کی آزادانہ عدالتی تحقیقات کرائی جائے اور شفاف تفتیش یقینی بنائی جائے۔ برائے مہربانی اس بات پر بھی زور دیجئے کہ واقعے کی تفتیش مقامی پولیس سے نہ کرائی جائے۔ برائے مہربانی متعلقہ حکام سے یہ درخواست بھی کریں کہ ماورائے عدالت ہلاکتوں کا نشانہ بننے والے نوجوانوں کے خاندانوں کو مناسب معاوضے کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔

اس اپیل کی تائید کیلئے یہاں کلک کیجئے

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=UA-106-2007 >

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=UA-106-2007 >

خط کا نمونہ

جناب -------------------

پاکستان: ایک جعلی پولیس مقابلے میں 2 نوعمر لڑکوں کو ہلاک کردیا گیا

ہلاک شدگان کے نام

1۔ اخلاق حسین شیخ ولد رب نواز شیخ، عمر 15 سال، ساکن گاؤں بھاڑا، اباڑو ٹاؤن کونسل ضلع ڈھرکی، صوبہ سندھ پاکستان

2۔اعجاز احمد ولد میر حسین بحر، عمر 13 سال، ساکن گاؤں ماری، اباڑو ٹاؤن کونسل ضلع ڈھرکی، صوبہ سندھ پاکستان

مبینہ ملزمان کے نام

1۔فرید سمیجو، ہیڈ کانسٹیبل ڈھرکی پولیس اسٹیشن، ضلع ڈھرکی، صوبہ سندھ پاکستان (بڑا ملزم)

2۔سب انسپکٹر محمد اسلم لغاری، ایس ایچ او ڈھرکی پولیس اسٹیشن

واقعہ کی تاریخ: 27 مارچ 2007ء

میں یہ خط اس لئے تحریر کررہا ہوں تاکہ آپ سے ان 2 کم عمر لڑکوں کی موت کے معاملے میں فوری مداخلت کی درخواست کرسکوں جنہیں ڈھرکی پولیس اسٹیشن، ضلع ڈھرکی، صوبہ سندھ کے ایک ہیڈ کانسٹیبل نے 27 مارچ 2007ء کو ماورائے عدالت ہلاک کردیا۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ڈھرکی پولیس اب اس واقعے پر پردہ ڈالنے کیلئے اسے "پولیس مقابلے میں ہلاکتوں" کا واقعہ ثابت کرنے کی کوشش کررہی ہے۔

اس واقعے کا مختصر احوال یہ ہے کہ 27 مارچ کی دوپہر تقریباً 2 بجکر 45 منٹ پر دو لڑکوں کو جن کی عمریں علی الترتیب 15 اور 13 سال تھیں ڈھرکی پولیس اسٹیشن کے ہیڈ کانسٹیبل فرید سمیجو نے ایک ہوٹل کے سامنے اس وقت روکا جب وہ اپنے ایک قریبی دوست کی شادی کے دعوت نامے تقسیم کرنے کے سلسلے میں اباڑو ٹاؤن کونسل ضلع ڈھرکی صوبہ سندھ پاکستان کے مصروف تجارتی علاقے میں سینما روڈ سے گزررہے تھے۔ ہیڈ کانسٹیبل نے جو سادہ لباس میں تھا ان لڑکوں پر اے کے 47 رائفل سے گولی چلائی جس کے نتیجے میں وہ دونوں شدید زخمی ہوگئے۔ لوگوں کا ایک ہجوم جس نے یہ بے رحمانہ کارروائی دیکھی تھی مشتعل ہوگیا تو ہیڈ کانسٹیبل نے ایک مرتبہ پھر اخلاق حسین شیخ (15) پر گولی چلادی جس کے باعث وہ لڑکا موقع پر ہی ہلاک ہوگیا جس کے بعد ہیڈ کانسٹیبل زخمی اعجاز احمد (13) کو ڈھرکی ٹاؤن اسپتال لے گیا جہاں ڈاکٹروں نے زخمی لڑکے کو سول اسپتال رحیم یار خان، صوبہ پنجاب لے جانے کا مشورہ دیا تاہم ہیڈ کانسٹیبل نے اس لڑکے کو بعد میں مبینہ طور پر گولی مار کر ہلاک کرڈالا۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ متعلقہ ہیڈ کانسٹیبل ڈھرکی پولیس اسٹیشن میں ان لڑکوں کی پولیس مقابلے میں ہلاکت کا مقدمہ درج کرانا چاہتا تھا لیکن شہادتیں نہ ہونے کی بنا پر وہ ایسا کرنے میں ناکام ہوگیا تھا۔ اس نے مبینہ طور پر تھانے کے عقبی حصے میں جاکر اپنے پیر کے قریب گولی چلائی اور ٹاؤن اسپتال سے پیپر حاصل کرلیا جس میں کہا گیا ہے کہ اسے 2 ڈاکوؤں نے گولی مار کر زخمی کردیا ہے۔ مجھے اس بات پر بھی گہری تشویش ہے کہ پولیس بے رحمانہ قتل کی اس واردات پر پردہ ڈالنے کی کوشش کررہی ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ڈھرکی پولیس اسٹیشن کے ایس ایچ او محمد اسلم لغاری نے متعلقہ ہیڈ کانسٹیبل فرید سمیجو کے ہمراہ 27 مارچ کی شب مقامی صحافیوں کو بتایا کہ دونوں لڑکے ڈاکو تھے اور وہ پولیس مقابلے میں ہلاک ہوگئے ہیں۔ پولیس نے وہ اے کے 47 رائفل جو ہیڈ کانسٹیبل نے فائرنگ کیلئے استعمال کی تھی صحافیوں کو دکھائی لیکن دعویٰ یہ کیا کہ پولیس نے یہ رائفل ہلاک ہونے والے لڑکوں کے قبضے سے برآمد کی۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ مذکورہ بالا ایس ایچ او نے متعلقہ ہیڈ کانسٹیبل کے خلاف ابتدائی اطلاع کی رپورٹ (ایف آئی آر) درج کرنے سے انکار کردیا ہے حالانکہ پاکستانی قانون کے تحت کسی بھی ملزم

کے خلاف فوجداری مقدمہ چلانے کیلئے ایسا کرنا لازمی ہے اس صورتحال کے نتیجے میں اس مقدمے کی نہ تو تفتیش شروع ہوئی ہے اور نہ ہی اب تک متعلقہ ہیڈ کانسٹبل کو گرفتار کیا گیا۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ ملزم ہیڈ کانسٹبل چاہتا ہے کہ وہ ترقی حاصل کرکے سب انسپکٹر بن جائے اور وہ یہی مقصد حاصل کرنے کیلئے لوگوں کو مبینہ طور پر جعلی پولیس مقابلوں میں ہلاک کر رہا ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہی پولیس اہلکار جنوری 2007ء میں بھی گبول نامی ایک نوجوان کی ہلاکت کیلئے ذمے دار تھا۔ اس نوجوان کو بھی اسی مقام پر جہاں 27 مارچ کو 2 کم عمر لڑکوں کی ہلاکت کا واقعہ پیش آیا ایک پولیس مقابلے کی آڑ میں ہی ہلاک کیا گیا تھا۔

یہ معاملہ ایک اور واضح مثال ہے جس سے پاکستان میں پولیس نظام کے اندر پائی جانے والی لاقانونیت ظاہر ہوتی ہے۔ معاملے کی سنگینی کے پیش نظر میں آپ سے اس معاملے میں فوری مداخلت کی اپیل کرتا ہوں۔ آپ سے میری درخواست ہے کہ متعلقہ پولیس اہلکار کی گرفتاری، اس کے خلاف دہرے قتل کا مقدمہ درج کروانے اور جتنا جلد ممکن ہو اسے انصاف کے کٹہرے میں لانے کیلئے فوری کارروائی کیجئے۔ ایس ایچ او ڈھرکی پولیس اسٹیشن کو بھی قانون کے مطابق سزا دی جانی چاہئے کیونکہ وہ ہلاکتوں کے معاملے پر پردہ ڈالنے کی کوشش کا ذمے دار ہے۔ میں آپ سے یہ درخواست بھی کرتا ہوں کہ اس مقدمے کی آزادانہ عدالتی تحقیقات یقینی بنایئے تاکہ واقعے کے اصل حقائق سامنے آسکیں اور تفتیش کی شفافیت یقینی ہو۔ اس معاملے میں ڈھرکی پولیس کے رویے کے پیش نظر میری اپیل ہے کہ مقدمے کی تفتیش مقامی پولیس کو نہ سونپی جائے۔ میں اس بات کو بھی یقینی بنانے کیلئے زور دوں گا کہ ہلاک شدگان کے لواحقین کو مناسب معاوضہ ادا کیا جائے۔

میں آخر میں حکومت پاکستان سے ایک مرتبہ پھر یہ بات کہوں گا کہ بین الاقوامی معاہدہ برائے شہری اور سیاسی حقوق (ICCPR) اور تشدد کے خلاف کنونشن (CAT) کی جتنا جلد ممکن ہو توثیق کی جائے تاکہ سرکاری اہلکاروں کے ہاتھوں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی روک تھام ہو سکے بصورت دیگر حکومت پاکستان کو اقوام متحدہ انسانی حقوق کونسل میں اس کی موجودگی کے خلاف بین الاقوامی برادری کے سخت احتجاج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آپ کا مخلص

برائے مہربانی مندرجہ ذیل شخصیات کو خطوط بھیجئے

1. General Pervez Musharraf

President

President's Secretariat

Islamabad

PAKISTAN

Fax: +92 51 922 1422, 4768/ 920 1893 or 1835

E-mail: (please see -

<http://www.presidentofpakistan.gov.pk/WTPresidentMessage.aspx>)

2. Mr. Muhammad Wasi Zafar

Minister of Law, Justice and Human Rights

S Block Pakistan Secretariat

Islamabad

PAKISTAN

Fax: +92 51 920 2628

E-Mail: minister@molaw.gov.pk <mailto:minister@molaw.gov.pk>

3. Mr. Justice Sabih Uddin

Chief Justice of Sindh High Court

High Court Building

Saddar

Karachi

PAKISTAN

Fax: +92-21-9213220

Email: info@sindhhighcourt.gov.pk <mailto:info@sindhhighcourt.gov.pk>

4. Dr. Ishrat UL Ibad

Governor of Sindh province

Karachi

PAKISTAN

Tel: + 92 21 920 1201

Fax: +92 21 920 1226

E-mail: pvt_secretary@governorsindh.gov.pk

<mailto:pvt_secretary@governorsindh.gov.pk> (for private secretary of Governor)

5. Dr. Arbab Abdul Rahim

Chief Minister of Sindh

Chief Minister House

Karachi

PAKISTAN

Fax: +92 21 920 2000

6. Chief Secretary

Government of Sindh

Chief Secretariat,

Karachi, Sindh province,

PAKISTAN

Tel: +92 21 921950

Fax: +92 21 9211946

Email: cs.sindh@sindh.gov.pk <mailto:cs.sindh@sindh.gov.pk>

7. Secretary

(Criminal Prosecution) SGA &CD Department

Government of Sindh

Sindh Secretariat,

Karachi, Sindh Province.

PAKISTAN

Tel: +92 21 9213327-6

Fax: +92 21 9213873

Email: secy.cpsd@sindh.gov.pk <mailto:secy.cpsd@sindh.gov.pk>

8. Mr. Philip Alston

Special Rapporteur on Extra-judicial, Summary, or Arbitrary Executions

Attn: Lydie Ventre

Room 3-016

c/o OHCHR-UNOG

1211 Geneva 10

SWITZERLAND

Tel: +41 22 917 9155

Fax: +41 22 917 9006 (ATTN: SPECIAL RAPPORTEUR EXECUTIONS)

Thank you.

Urgent Appeals Programme

Asian Human Rights Commission (ahrchk@ahrchk.org

<mailto:ahrchk@ahrchk.org>)

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=UA-106-2007 >

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=UA-106-2007 >

Asian Human Rights Commission

19/F, Go-Up Commercial Building,

998 Canton Road, Kowloon, Hongkong S.A.R.

Tel: +(852) - 2698-6339 Fax: +(852) - 2698-6367